

سودی نظام، بلا سود بینکاری اور حکومت پاکستان

حکومت پاکستان نے وفاقی شرعی عدالت میں ایک درخواست دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چونکہ سود کو ناجائز قرار دینے کے لیے اپنے فیصلے میں وفاقی شرعی عدالت نے بلا سود بینکاری کا کوئی متبادل نظام تجویز نہیں کیا اس لیے اس پر عمل درآمد میں کچھ الجھنیں ہیں، انہیں دور کیا جائے، حالانکہ وفاقی شرعی عدالت اپنے سابقہ فیصلہ میں ان تمام نکات پر بحث کر چکی ہے جو اس درخواست میں از سر نو اٹھائے گئے ہیں اور متبادل بینکاری سسٹم کا خاکہ بھی تجویز کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود حکومتی حلقے بار بار یہ رٹ لگا رہے ہیں کہ ان کے پاس بلا سود بینکاری کا کوئی متبادل سسٹم موجود نہیں ہے اس لیے سود کو ختم کرنا عملاً مشکل ہے۔ اس سلسلہ میں ۳ مارچ ۹۲ء کو اس وقت کے صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان صاحب کے نام لکھا گیا ایک خط شائع کیا جا رہا ہے جو راقم الحروف نے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات کی حیثیت سے انہیں لکھا تھا اور جمعیت کے آرگن ہفت روزہ ”ترجمان اسلام“ لاہور میں شائع ہوا تھا۔ اس سے حکومتی دعووں کی حقیقت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

بگرمای خدمت عزت ماب جناب غلام اسحاق خان صاحب، صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

مزاج گرامی؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام اسلامی معاشرہ کی تشکیل اور قرآن و سنت کے احکام کے عملی نفاذ کے لیے عمل میں لایا گیا تھا اور دستور پاکستان میں غیر اسلامی قوانین کے خاتمہ اور اسلامی احکام کی عملداری کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن ملک کے معاشی ڈھانچے کو سود کی لعنت سے ابھی تک نجات نہیں دلائی جاسکی جسے قرآن و سنت میں واضح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے جو ایک آئینی ادارہ ہے ۱۹۸۰ء میں سودی نظام کے خاتمہ اور بلا سودی بینکاری کے عملی ڈھانچے پر مشتمل ایک تفصیلی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی تھی جس کی پیشانی پر ”صرف سرکاری استعمال کے لیے“ کا لیبل چسپاں ہے اور اسی وجہ سے وہ منظر عام پر نہیں آسکی۔ اسی طرح وفاقی شرعی عدالت نے ملک میں رائج تمام سودی قوانین کو قرآن و سنت کے منافی قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان کو ۳۰ جون ۹۲ء تک متبادل اسلامی قوانین نافذ کرنے کی ہدایت کی ہے لیکن حکومت اس ہدایت پر عمل کرنے میں سنجیدہ نظر نہیں آتی اور اس کے وزراء مسلسل بیانات میں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سود کا کوئی متبادل نظام موجود نہیں ہے حالانکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے میں متبادل بلا سود معاشی و بینکاری نظام کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔

اس موقع پر آنجناب کے ایک تاریخی خطاب کا حوالہ دینا ضروری خیال کرتا ہوں جو آپ نے ۱۹۸۲ء میں وفاقی وزیر خزانہ کی حیثیت سے بحث پیش کرتے ہوئے کیا تھا اور فرمایا تھا کہ

”بینکاری نظام سے ربا کے خاتمہ کے لیے ٹھوس اور جامع پروگرام سٹیٹ بینک اور قومی کمرشل بینکوں کے مشورہ سے وضع کیا گیا ہے اور اس پروگرام کا اطلاق تمام بینکوں اور مالیاتی اداروں بشمول غیر ملکی بینکوں، مالیاتی اداروں کے ہوگا۔“

”یکم جنوری ۸۵ء سے بینکاری نظام، حکومت کو اور سرکاری کارپوریشنوں اور سرکاری ونچی جوائنٹ شاؤ کمپنیوں کو جو سرمایہ فراہم کرے گا یہ تمویل کے اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہوگا۔ جولائی ۸۳ء سے یکم جنوری ۸۵ء تک کے عبوری دور میں بینکوں کو باہر مجبوری اسلامی

ذرائع تمویل کے ساتھ ساتھ سود پر مبنی ذرائع کو بھی جاری رکھنا پڑے گا تاہم انہیں اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ سود کی بنیاد پر کوئی تمویل چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لیے جاری کر سکیں یا موجودہ تمویل کی چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لیے تجدید کر سکیں۔ چھ ماہ کا یہ عبوری دور اس لیے ضروری ہے کہ متعلقہ قوانین میں ضروری ترامیم کی جا سکیں، حساب کتاب رکھنے کے لیے مناسب طریق کار وضع ہو جائے اور بینک اپنے عملہ کی تربیت کے ساتھ ساتھ تیاریاں مکمل کر لیں۔ اس کے تین ماہ بعد یکم اپریل ۸۵ء سے کسی فرم اور فرد واحد کے لیے میا کیے جانے والے سرمایہ کو بھی اسلامی ذرائع تمویل کے تحت کر دیا جائے گا اس طرح یکم اپریل ۸۵ء تک قرضہ اور تمویل کے تمام لین دین کے حساب اسلامی اصولوں کے مطابق ہو جائیں گے اور ماسوائے ان قرضوں کے جو ماضی میں دیے گئے ہوں۔ یکم جولائی ۸۵ء سے بینک سود کی بنیاد پر امانتیں قبول نہیں کریں گے۔ بچت کی اور میعاد امانتیں نفع اور نقصان میں شراکت کی بنیاد پر ہوں گی، کرنٹ اکاؤنٹ کی رقومات بدستور امانت تصور کی جائیں گی اور ان پر کوئی نفع نقصان نہیں ہوگا۔ اسلامی ذرائع تمویل کا اطلاق زرعی شعبے پر بھی ہوگا جس میں امداد باجمی کے قرضوں کا نظام بھی شامل ہے۔ یکم جولائی ۸۵ء سے سیٹ بینک کا کمرشل بینکوں اور حکومت کے ساتھ لین دین بھی تمویل کے نئے اسلامی ذرائع کے مطابق ہوگا۔ سیٹ بینک کو یہ اختیار بھی دیا جائے گا کہ بینک اور مالیاتی ادارے جو تجارتی اور سرمایہ کاری لین دین کریں گے اس کے لیے ان پر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ منافع کی شرح بشرط ضرورت مقرر کرے۔ بینک اپنے کاروبار میں جو مختلف قسم کے لین دین کریں گے ان کے لیے اسلامی طریق کار اور ذرائع کی نشاندہی کر لی گئی ہے۔“

(بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ جون ۸۴)

آئینہ کی ۸۴ء میں بحیثیت وزیر خزانہ بحث تقریر کا طویل اقتباس صرف اس لیے اس عریضہ میں شامل کیا گیا ہے کہ وہ تمام مراحل ایک بار پھر آپ کے سامنے آجائیں جن سے حکومت پاکستان آپ کی سعی و نگرانی کے ساتھ بلا سود معاشی نظام کی تشکیل کے مرحلہ تک ۱۹۸۴ء میں پہنچ چکی تھی لیکن بد قسمتی سے آج ۹۲ء میں بھی وہ تشکیل شدہ نظام اسلامی جمہوریہ پاکستان کو عملاً ”نصیب نہیں ہو سکا اور موجودہ وزیر خزانہ اور دیگر وفاقی وزراء علماء کرام کو غیر سودی معاشی نظام پیش نہ کر سکنے کا ملزم ٹھہرا کر سودی نظام کو جاری رکھنے پر مسلسل زور دے رہے ہیں۔

ان حالات میں آئینہ سے یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے ۸۴ء کے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے قوم کو سودی نظام کی لعنت سے نجات دلانے میں موثر رول ادا کریں، اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کی اشاعت کی ہدایت فرمائیں اور سود کی حمایت میں علماء کرام کے خلاف بیان بازی کرنے والے وفاقی وزراء کے منفی بیانات کا نوٹس لیں۔ امید ہے کہ آپ اس درخواست پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرماتے ہوئے جواب سے بھی نوازیں گے۔

شکریہ، والسلام، ابو عمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

نوٹ: یہ عریضہ قومی پریس کے لیے بھی جاری کیا جا رہا ہے۔

جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام اور انتظامیہ مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کے تعاون سے

پندرہ سال سے غریب عوام کی طبی خدمات سرانجام دے رہی ہے اور ہزاروں مریض بفضل اللہ تعالیٰ اب تک

صحت یاب ہو چکے ہیں۔ مریضوں سے پرچی فیس صرف دو روپے یومیہ وصول کی جاتی ہے اور دوائی بلا معاوضہ

فراہم کی جاتی ہے۔ ڈسپنسری کے سالانہ اخراجات تقریباً اسی ہزار روپے ہیں جو مخلص اور مخیر دوستوں کے تعاون

سے پورے ہوتے ہیں اور کسی قسم کی سرکاری یا غیر دینی امداد ان میں شامل نہیں ہوتی اس لیے احباب سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

ڈسپنسری کے اوقات صبح ۸ بجے سے دوپہر ایک بجے۔ شام عصر سے مغرب تک ہیں۔

انچارج: ابو القاسم ڈاکٹر غلام محمد نقشبندی (آر۔ ایم۔ پی) ----- ہو میو ڈاکٹر محمد قاسم ضیاء (ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس) (آر۔ ایم۔ پی)